بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ، ۳۰ احسان ۱۳۵۱ہش ، ۳۰ جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں تشریف رکھتے ہیں۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ احسان ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایبٹ آباد میں وُرودِ مسعود اور اہم دینی مصروفیات

احبابِ جماعت کو شرفِ مُلاقات ۔ نہایت اہم اور رُوح پرور خطبہ جمعہ

ایبٹ آباد بذریعہ ڈاک ۲۴ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۴ جون ۱۹۷۲ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۲۲ احسان سوا گیارہ بجے قبل دوپہر بخیریت ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔

حضور کے ساتھ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ محترمہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری بھی تشریف لائے۔

قبل ازیں سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ مع قافلہ ۲۱ احسان بروز بدھ پونے چھ بجے صبح ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ راستے میں کلر کہار کے ریسٹ ہاؤس میں ناشتہ کرنے کیلئے تھوڑی دیر تک قیام فرمایا۔ یہاں پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ڈویژن مع چند احباب حضور کا استقبال کیا۔ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اسلام آباد پہنچنے پر حضور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ مقامی جماعت کے علاوہ مضافات سے بھی احباب خاصی تعداد میں حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ مغرب کی نماز سے پہلے حضور نے احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر نماز کے بعد نصف گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہ کر مختلف علمی اور دینی موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

اگلے روز یعنی ۲۲ احسان کو صبح ساڑھے آٹھ بجے حضور مع قافلہ اسلام آباد سے روانہ ہو کر پونے تین گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد ایبٹ آباد میں اسی کوٹھی میں ورود فرما ہوئے جس میں حضور گذشتہ سے پیوستہ سال فروکش ہوئے تھے۔

یہاں چونکہ کوٹھی خاص ٹھنڈی نہیں اور نہ موسم ہی اتنا خوشگوار ہے، اسلئے حضور کی طبیعت پر گرمی اور سفر کی کوفت کی وجہ سے ضعف کا اثر پہلے کی طرح چل رہا ہے۔

احباب جماعت دردِ دل سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل سے حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کی جو زبردست مہم جاری ہے، وہ آپ کی رہنمائی میں جلد از جلد کامیاب ہو۔ آمین

اسی روز مغرب کی نماز کے بعد حضور نے از راہ شفقت احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس موقع پر حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والوں میں مکرم مولانا چراغ الدین صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد، مقامی اور قرب و جوار کی بعض جماعتوں کے دوست بھی شامل تھے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے علالتِ طبع کے باوجود کل جمعہ کی نماز اپنی قیام گاہ (سعید ہاؤس) پر پڑھائی اور اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں قریباً نصف گھنٹے تک ایک نہایت اہم اور رُوح پرور خطبہ دیا۔ آپ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی مہم کا از سرِ نو جائزہ لے کر اس میں تیزی پیدا کرنے کی ضرورت و احمدیت پر ایک نئے اور بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی اور تمام احمدیوں کو عموماً اور نوجوان نسل کو خصوصاً یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے قول اور عمل میں مطابقت پیدا کریں۔ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں تاکہ نظریاتی مسائل کے طے پا جانے یا کم از کم ان کی متنازعہ فیہ حیثیت کے ختم ہو جانے کے بعد اُن کا عمدہ اور مثالی نمونہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ایک مؤثر اور فیصلہ کُن کردار ادا کر سکے۔

حضور نے خطبہ جمعہ کے شروع میں سورہ احزاب کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں جن میں کافروں اور منافقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ نے منکرین اسلام کی ایذا رسانیوں اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں منکرین اسلام اپنی عددی اکثریت، مال و دولت اور سیاسی اثر و رسوخ کی بناء پر اسلام کو مٹانے کے درپے رہتے ہیں وہاں منافقین مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہو کر اندر ہی اندر ان میں انتشار پھیلانے اور ان کی ترقی کی راہوں میں رخنہ ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان ہر دو گروہوں کی مختلف النوع مخالفتوں اور فتنوں کا ہر رنگ میں اور ہر محاذ پر تن تنہا مقابلہ کیا۔ آپ نے انکے ہر وار کو اپنے سینے پر لیا اور بالآخر ان پر غلبہ حاصل کر کے اُمّتِ مسلمہ کو ایک کامل اور حسین نمونہ ورثے میں دیا تاکہ ہر زمانے کا مسلمان اسے اپنے لئے مشعلِ راہ بنائے اور آپ کے نقشِ قدم پر چل کر منکرین اور منافقین کی فتنہ سامانیوں سے نمٹ سکے۔

حضور نے فرمایا بظاہر یہ دو گروہ ہیں مگر الگ بہت سی قسمیں ہیں تاہم ان سب کے دل جیتنے کے لئے ایک تو دعائیں کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت درکار ہے۔ دوسرے اس سلسلہ میں تگ و دو کرنے، قربانیاں دینے اور ایثار دکھانے کی بھی ضرورت ہے۔ مومن اپنے ایمان کی پختگی کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ کفر اور نفاق سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے اعلیٰ نمونہ کی بدولت اُن پر اثر انداز ہوتا اور ان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پھر آج جو منکر ہوتا ہے، وہ کل ایک مخلص مومن بن جاتا ہے اور جو آج منافق ہوتا ہے، وہ کل ایک سچا اور ایثار پیشہ مومن بن جاتا ہے۔

حضور نے بعض اختلافی مسائل مثلاً حیاتِ و وفاتِ مسیح اور ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اکثریت ہمارے مؤقف کی قائل ہو چکی ہے۔ ان نظریاتی مسائل کے بارے میں اختلافِ رائے یا الجھاؤ ختم ہوا چاہتا ہے۔ اب دنیا احمدیوں سے پُوچھے گی کہ ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے؟ اسلام سے ہم نے جو حاصل نہیں کیا وہ تم نے حاصل کیا ہے تو کیا کیا ہے۔ اس لحاظ سے گو یہ سب احمدیوں کی ذمہ داری ہے لیکن سب سے زیادہ ذمہ داری ہماری نوجوان نسل پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنا نیک نمونہ پیش کرے تاکہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کی نہایت اہم اور بابرکت مہم بارگِ و بار ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اسکی رحمتوں کے وارث بنیں۔

(مرتبہ خاکسار یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ایبٹ آباد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ر احسان ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقامت کی اہمیّت اور اسکی عظیم الشان برکات

ہم قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ حصولِ نصرتِ الٰہی کا ایک اہم ذریعہ استقامت ہے۔ جب مومن اعمالِ صالحہ بجا لاکر خدا تعالےٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق استوار کر لیتے ہیں اور پھر اپنی کوتاہی یا ہوائے نفس کے زیر اثر اس تعلق میں کوئی رخنہ پڑنے نہیں دیتے اور استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرکے اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دیتے چلے جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر انہیں نصرت الٰہی کا مورد بناتی اور انہیں کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے مامور جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو وہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے زیر اثر اپنے متبعین کو دوسرے بنیادی اوصاف کے ساتھ ساتھ استقامت کے انتہائی اہم وصف سے بھی متصف کر دکھاتے ہیں تاکہ وہ نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس آخری زمانہ میں احیاء وغلبہ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ اپنے متبعین کو استقامت کے وصف سے اس شان سے متصف کر دکھایا کہ ان کے لئے راہ سداد سے ایک لمحہ کے لئے منحرف ہونا ممکن ہی نہ رہا۔ انہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں لیکن اپنے پایۂ استقامت میں ذرا بھر بھی لغزش نہ آنے دی۔ آپ نے یہ عظیم الشان کارنامہ کس طرح انجام دیا؟ سو آج اس بارہ میں آپ کی انتھک مساعی اور آپ کی خداداد قوّتِ قدسیہ کی انقلاب انگیز تاثیر کی ایک جھلک پیش کرنا ہی ہمارے مدّنظر ہے۔

حضور علیہ السلام نے اولاً استقامت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالنے کے بعد یہ بتایا کہ استقامت سے کیا مراد ہے اور پھر حصول استقامت کے ذرائع پر روشنی ڈال کر انہیں ان ذرائع کو اختیار کرنے اور استقامت کے بنیادی اوصاف سے متصف ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے زیر اثر ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم برپا کر دکھایا کہ وہ حصولِ استقامت کے ذرائع کو اختیار کر کے استقامت کے وصف سے فی الحقیقت متصف ہوتے چلے گئے۔ جہاں تک استقامت کی اہمیت کا تعلق ہے آپ نے بتایا کہ جس طرح خدا تعالےٰ کا اسم اعظم اللہ ہے اسی طرح انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ جب دونوں اسم اعظم جمع ہو جاتے ہیں تو پھر قبولیت اور نصرت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور انسان فائز المرام ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعام الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو نماز کی ابتداء اذان سے ہوتی ہے۔ اذان اَللّٰہُ اَکْبَر سے شروع ہوتی ہے یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل اور آخر میں اللہ تعالےٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اور۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دعا ہے اس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے، ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمال حاصل ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں اسی کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے۔ اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کے نیچے آگئے اور اس کے اسم اعظم استقامت کے نیچے جب بیضۂ بشریت رکھا گیا پھر اس میں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف وحزن ان کو نہیں رہتا۔

..... دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسم اعظم (یعنی خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ اور انسان کا اسم اعظم (استقامت) جمع ہوں اور یہ (یعنی دعا مانگنے والا) خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا وہوس ہی کا بُت کیوں نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو جائے تو اس وقت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آجاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۱۲)

اس طرح حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ جس طرح خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے اور اس نے اپنی جملہ صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اسی طرح انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اس کے ذریعہ سے انسانیت اپنے کمال کو پہنچتی ہے اور انسان میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کمال استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح دونوں اسم اعظم جمع ہو جاتے ہیں یعنی انسان پوری استقامت کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہی کے آستانہ پہ جھکا رہتا ہے تو قبولیت اور نصرت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ ایسے انسانوں پر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو کر انہیں کامیابی کی بشارت سے نوازتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ تم خوف اور نہ کسی قسم کے غم میں مبتلا ہو۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کامیابیاں ہی کامیابیاں مقدر کر دی گئی ہیں۔ استقامت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح کرنے کے بعد آپ نے استقامت کی سرور بخش کیفیت اور اس کے طمانیت بخش آثار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کے لئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اسے پائیں۔ کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو عدم قبولیتِ دعا کے شاکی ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ افسوس تو یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دعا کی قبولیت کی لذت کو کیونکر پا سکیں گے۔ قبولیتِ دعا کے نشان ہم اسی دنیا میں پاتے ہیں۔ استقامت کے بعد انسانی دل پر ایک برودت اور سکینت کے آثار پائے جاتے ہیں کسی قسم کی بظاہر ناکامی اور نامرادی پر بھی دل نہیں جلتا۔ لیکن دعا کی حقیقت سے ناواقف رہنے کی صورت میں ذرا ذرا سی نامرادی بھی آتش جہنم کی ایک لپٹ ہو کر دل پر مستولی ہو جاتی ہے۔ اور گھبرا گھبرا کر بے قرار کئے دیتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴)

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استقامت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کو خوب کھول کھول کر بیان فرمایا اور اپنے متبعین پر واضح فرمایا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ قبولیت اور نصرت انہیں عطا ہو اور وہ اپنی پیدائش اور پھر قیام جماعت کے مقصد میں کامیاب ہوں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ استقامت کے وصف سے متصف ہو کر صحیح معنوں میں مستقیم الحال بنیں۔

اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۱۵ رجولائی تا ۲۱ رجولائی مقامی طور پر ۲۲ رجولائی سے ۱۴ راگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی امتیازی شان — پابندیٔ عہد

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

خاندانی قومی اور ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بہت سی خرابیاں فسادات اور جنگیں اس لئے چھڑتی ہیں کہ معاہدات کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ان کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اسلام نے پابندیٔ عہد اور معاہدات کے احترام کو امن و امان اور سلامتی کے قیام اور باہمی احترام کے جذبہ کے فروغ اور معاملات کی درستی کے لئے از بس لازمی قرار دیا ہے اور مومن (جس کا کام لوگوں کو امن دینا ہے) کی علامتوں میں سے پابندیٔ عہد کو ایک امتیازی علامت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ

(المومنون آیت ۹)

مومن لوگ وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں عہد و پیمان کی پابندی کو مومنوں کی ایک علامت قرار دیا گیا ہے ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایمان کی علامت ہی پابندیٔ عہد کو قرار نہیں دیا بلکہ حکم فرمایا کہ عہد و پیمان کی پابندی کرو اور معاہدات کا خاص خیال رکھو۔ اور انہیں پورا کرو جیسا کہ فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ (المائدہ ۲)

اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے اقراروں کو پورا کرو۔

ایفائے عہد سے چونکہ معاملات درست رہتے ہیں۔ باہمی اعتماد کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور ایک دوسرے پر اعتماد سے کئی اہم خاندانی اور قومی امور انجام پاتے ہیں اور عدم اعتماد کی صورت میں بہت سے ضروری اور مفید کام اور منصوبے مکمل نہیں ہوتے نیز معاہدات کی خلاف ورزی اور عہد و پیمان کی عدم پابندی سے معاشرہ میں متعدد خرابیاں راہ پاتی ہیں اور افراد یا خاندانوں یا قومی و ملکی حقوق کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں معاہدات کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کرنے کا حکم دیا وہاں عدم پابندی کی وجہ سے باز پرس کرنے کی خبر مقرر کی جیسا کہ فرمایا

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝

(بنی اسرائیل ۳۵)

اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ اس کی پرسش ہوگی ایک تو انسان وعدہ خلافی اور عہدوں کے توڑنے کے باعث اپنے ہم عصروں میں بدنام ہوگا۔ اور وہ اس سے باز پرس کریں گے دوسرے خدا تعالیٰ کے حضور بھی اس کے باعث پرسش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ عہد و پیمان کی پابندی کو ایک مقدس امانت قرار دیا گیا ہے اور اس کی اہمیت کے باعث خلاف ورزی کے مرتکب سے باز پرس کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

تاریخ عالم میں جنگوں فسادات تباہیوں اور بربادیوں پر اگر گہری نگاہ ڈالی جائے تو صرف اور صرف عہد و پیمان کی خلاف ورزی اور معاہدات کی بے حرمتی ہی ان کی اصل وجہ نظر آتی ہے مذہبی جماعتوں میں جب اضمحلال پیدا ہوتا ہے اور زلزلے آتے ہیں تو اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ خدا کے نبی اور مامور یا اس کے کسی خلیفہ اور جانشین کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے میں وہ پختگی نہیں رہتی جس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور انسان معمولی سے ابتلاء یا کمزوری یا مشکل پیش آنے پر اپنے عہد و پیمان کو توڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور جادۂ استقامت سے دور ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ عزم و استقلال کے ساتھ عہد کی پابندی پر قائم رہتے ہیں اور پوری استقامت کے ساتھ وفا کا نمونہ پیش کرتے ہیں انجام کار وہ بڑی برکتوں کے وارث ہوتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا بہت خیال رہتا تھا کہ عہد و پیمان کی پابندی پوری شرائط کے ساتھ ہر حالت میں کی جائے۔ اور کسی حالت میں بھی معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بعض دفعہ ایفائے عہد کے لئے جذبات اور جان و مال کی قربانی پیش کرنے سے بھی آپ نے دریغ نہیں کیا حتی کہ دشمن جان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس خصوصیت کا اعتراف کرتے ہیں۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ جب قیصر نے اپنے دربار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور آپ کے کوائف کے متعلق ابوسفیان کو بلا کر سوالات کئے تو ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا کبھی محمدؐ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدعہدی بھی کی ہے، اور ابوسفیان کو یہ جواب دینا ہی پڑا کہ "نہیں"

غزوۂ احد کے واقعات میں یہ بات صحیح بخاری میں بیان ہوئی ہے کہ وحشی جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا گھر سے باہر نکل گیا وہ ڈر کے مارے شہر بہ شہر پھرا کرتا۔ اہل طائف نے مدینہ بھیجنے کے لئے ایک وفد مرتب کیا تو اس میں وحشی کا بھی نام تھا لیکن اُسے ڈر تھا کہ کہیں مجھ سے انتقام نہ لیا جائے لیکن خود دشمنانِ اسلام نے اسے یقین دلایا کہ تم بے خوف و خطر وفد میں شامل ہو کر جاؤ محمد (صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سفرا کو قتل نہیں کرتے" چنانچہ وہ اس اعتماد پر وفد میں شامل ہو کر دربارِ نبوی میں حاضر ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر ایمان لے آیا۔

صفوان بن امیہ اسلام لانے سے قبل شدید ترین دشمنانِ اسلام میں سے تھا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو وہ بھاگ کر یمن جانے کے ارادہ سے جدّہ چلے گئے۔ عمیر بن وہب نے دربارِ نبوی میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامۂ مبارک عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ صفوان کے امان کی نشانی ہے۔ عمیر عمامہ مبارک لے کر صفوان کے پاس پہنچے اور کہا تم کو یمن کی طرف بھاگنے کی ضرورت نہیں تم کو امان دے دی گئی ہے چنانچہ صفوان حسب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کیا آپ نے مجھے امان دے دی ہے ارشاد ہوا ہاں یہ صحیح ہے (ابن ہشام)

ابورافع ایک غلام تھے حالت کفر میں قریش کی طرف سے سفیر بن کر مدینہ منورہ آئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی تو بے اختیار اسلام کی صداقت ان کے دل میں جاگزیں ہو گئی۔ عرض کیا یا رسول اللہ اِنِّی وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا اب میں کبھی کافروں کے پاس لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ یعنی میں نہ عہد شکنی کر سکتا ہوں اور نہ قاصدوں کو اپنے پاس روک سکتا ہوں تم اس وقت واپس جاؤ۔ اگر وہاں پہنچ کر بھی تمہارے دل کی یہی کیفیت رہی تو آ جانا۔ چنانچہ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں اس وقت واپس چلا گیا اور پھر دوبارہ دربارِ نبوی میں حاضر ہوا۔ اور اسلام لایا۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد)

تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کافروں سے عارضی صلح کا معاہدہ کیا فیصلہ کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کفار کا کوئی آدمی مدینہ منورہ چلا جائے تو اُسے واپس کر دیا جائے لیکن اگر مسلمانوں کا کوئی شخص مکہ معظمہ آ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ ابوجندلؓ جو مسلمان تھے اور کفار نے انہیں جکڑ رکھا تھا کسی نہ کسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو حضور نے انہیں معاہدہ حدیبیہ کے مطابق واپس کرتے ہوئے فرمایا

یَا اَبَا جَنْدَلٍ اِصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ جَعَلَ لَکَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا۔ اِنَّا قَدْ عَقَدْنَا صُلْحًا وَاِنَّا لَا نَغْدِرُ بِھِمْ اے ابو جندلؓ صبر کر اور اسے ثواب جان۔ یقیناً خدا تیرے لئے آسائش اور خلاصی کی راہ پیدا کرنے والا ہے۔ ہم نے صلح کا عہد کر لیا ہے اب ہم عہد شکنی نہیں کر سکتے۔

حضرت سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک پاک نمونہ ہے جس سے آپ کے عہد و پیمان کی پابندی کی صفت حسنہ پر روشنی پڑتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ جس قسم کے حالات میں حضور نے عہد و پیمان کی پابندی اور ایفائے عہد کا نمونہ پیش فرمایا تاریخ میں اس سے بڑھ کر عہد کی پابندی کی مثال مشکل ہی سے ملے گی۔

ہم سب نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت بیعت کر کے کچھ عہد باندھے ہیں ہمیں محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ کیا ہم ان کی پابندی کر رہے ہیں پھر اس عہد و پیمان کے علاوہ روزمرہ کی زندگی میں ہم کچھ عہد باندھتے اور کچھ معاہدات کرتے ہیں اوّل تو اس نیت سے یہ عہد و پیمان ہونا چاہیئے کہ اس کو پورا کیا جائے گا پھر عملی طور پر بھی اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کی جائے تا ذاتی اور قومی سطح پر اعتماد اور وفاداری میں اضافہ ہو اور عہد و پیمان سے جو حقوق وابستہ ہیں ان کی صحیح ادائیگی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق نصیب کرے۔

کراچی میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۱۳ر مئی بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے شب زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ نے مختلف مذاہب کے ان نمائندگان کا شکریہ بھی ادا کیا جو اس مبارک جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بیان کرنے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔

آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے آکر جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی وہ صلح اور امن قائم کرنے والی ہے۔ اگر دنیا اس تعلیم پر عمل پیرا ہو جائے تو تمام اقوام عالم ایک مرکز پر جمع ہو جائیں گی۔ اور دنیا سے قتل و غارت گری۔ ظلم و تعدی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا

تعارف کے بعد پہلی تقریر مکرم پی ڈی سوبھوا صاحب کی تھی انہوں نے فرمایا اسلام سے قبل جتنے مذاہب ہوئے ان کی سچائیاں اسمیں موجود ہیں یہ وحدت کی تعلیم دیتا ہے اور امن کا پیغام ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ عظیم اور مقدس نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر نہایت بشاشت مگر عاجزانہ طور پر عمل کریں۔

مسیحی نمائندے مکرم پی ایم ڈاکٹر ... صاحب نے

. . . .

. . . .

. . . .

اپنی تقریر میں فرمایا ہمیں وسیع النظری کا ثبوت دینا چاہیئے اور ایک دوسرے کے خیالات کو تحمل سے سننا چاہیئے تاکہ اختلافی مسائل حل ہو سکیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد لا الٰہ الا اللہ تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے احمدیہ جماعت مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہ مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب لا رہی ہے اس طرح دنیا سے ایک دوسرے سے متعلق تعصب اور تنگ نظری بھی ختم ہو گی

ہندو پنچایت کے جناب ایچ۔ ڈی ڈوشی صاحب نے کہا ہمارے لئے حضرت محمد ایک پیغمبر ہیں۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور انسان کو انسانیت سکھاتا ہے۔ یہ مہینہ ہمارا مقدس مہینہ ہے۔ مجھے ایک اور تقریب میں جانا تھا مگر جب احمدیہ جماعت کے نمائندے کے ذریعہ اس جلسہ مبارک کی اطلاع ملی تو میں خوشی سے اپنے پروگرام ملتوی کر کے حاضر ہو گیا ہوں

چوتھی تقریر جناب مولوی گلچگانند صاحب اچھوت نمائندے نے کی۔ انہوں نے کہا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر بسنے والوں کو کہا کہ تم سب بھائی بھائی ہو۔ آنحضرت صلعم کی جتنی قدر آج ہے اتنی پہلے شائد نہیں ہوگی۔ کیونکہ اب بہت اکثر اقوام اور افراد تفریط کی مذہبوں پر چل پڑے ہیں۔ عیسائیوں پر اسلام کا بڑا احسان ہے کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ پر جو الزامات لگائے جاتے تھے۔ قرآن کریم نے ان تمام الزامات کو رد کیا اور دونوں کی بریت کی۔ حضرت مرزا صاحب نے ثابت کیا ہے کہ کرشن بھی نبی تھے۔ یہ انصاف ہے اور ہندوؤں پر احسان ہے۔ جلسہ میں الہامی مذاہب جو حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں ہوتا۔ اس قسم کے جلسوں کی آج اشد ضرورت ہے میں احمدی مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ نہایت رواداری اور حسن سلوک سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں اور اس قسم کے جلسے منعقد کرتے ہیں جن میں عالمگیر نبی حضرت محمدؐ کی سیرت پاک بیان کی جاتی ہے

پانچویں تقریر مکرم جناب خالق اسحاق صاحب ایڈووکیٹ نے کی۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مقاصد کے حصول کے لئے وقت ضائع نہیں کیا آپ نے نہایت دانائی اور فراست سے اسلام کی تبلیغ کی۔ اور اپنے اصحاب رضوان اللہ میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی اور عرب کے صحرا نشین اقوام عالم کے معلم بن گئے۔

آج اسلام کے لئے پھر ایک چیلنج ہے اور مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھنا کہ اس چیلنج کا جواب دیں۔ مسلمانوں کی نکبت و رسوائی کا بڑا سبب یہی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ترک کر دی ہے۔

آخر میں مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس قوت قدسیہ کے طفیل عرب کے جاہل اور بادیہ نشین اقوام عالم کے راہنما اور معلم بن گئے اور ساری دنیا پر ابر رحمت بن کر چھا گئے۔ آپ کا فیض روحانی اب بھی جاری ہے حضور کے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے طفیل اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم آج بھی زندہ ہے اور آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ میں تازہ پھل لگتے ہیں۔

آخر میں صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

سال رواں اور شکرگزاری کے نئے تقاضے

گزشتہ سے پیوستہ سال اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل کے نتیجہ میں انصار اللہ کو شکرگزاری کے طور پر یہ عزم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی کہ گزشتہ سال کو مالی لحاظ سے نمایاں حیثیت دی جائے چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال ہوا کہ نہ صرف یہ خواہش ہی پوری ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں اور زیادہ آگے بڑھا کر قدم رکھنے کی توفیق پیدا کر دیا یعنی انصار اللہ کے چندہ کی شرح دگنی ہو گئی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ زندگی کے اس مرحلہ پر پہنچ کر مجلس کے ہر رکن کو قریباً لاکھوں دفعہ یہ دعا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وہ راہ نصیب کرے جو انعام یافتہ گروہ کی راہ ہے یعنی صراط الذین انعمت علیہم آپ میں سے کون نہیں جانتا کہ یہ راہ قربانیوں کی راہ ہے۔ جانی قربانیوں کی۔ مالی قربانیوں کی۔ اوقات کی قربانیوں کی۔ جذبات کی قربانیوں کی۔ کیونکہ انعام ہمیشہ قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملا کرتے ہیں۔ حقیقی عید دراصل انہی کی ہوتی ہے جو رمضان کے سارے روزے رکھتے ہیں۔

سو چندہ انصار اللہ کی شرح کا بڑھنا ہماری لاکھوں دفعہ کی پکار کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک مزید فضل اور احسان ہے۔ اس پر جس قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے۔ لہذا خدمت کے اس مزید موقعہ کے پانے کا تقاضا ہے کہ ہم گزشتہ سال سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میدان میں ذوق شوق کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا کرے۔ آمین

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت معلمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم القرآن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کراچی کو دو معلمین کی ضرورت ہے جو قرآن شریف ناظرہ باترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھا سکیں۔ ایسے امیدوار جو اس خدمت کو بخوبی انجام دے سکیں وہ اپنی جماعت کے صدر اور امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواست بنام امیر صاحب جماعت احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی کے پتہ پر بھجوا دیں۔ درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۷۲ء ہے۔ منتخب امیدوار کو تقرری پر ۱۵۰/- روپے ماہانہ تنخواہ ملے گی۔

محمد اکرم خورشید رائے ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب لطیف آباد حیدرآباد سندھ کے لڑکے اور بھتیجے مکرم چوہدری داؤد احمد خان و چوہدری شاہد احمد خان صاحبان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی ملازمتوں میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کی ترقیات خود ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ ہوں

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

جماعت احمدیہ سرگودھا	۸۵٫۰۰	روپے
" ساہیوال	۲٫۰۰	روپے
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۳۰٫۰۰	"
طلبہ درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ	۳٫۰۰	"
مکرم قمر احمد صاحب ابن عبداللہ صاحب مرحوم	۵۰٫۰۰	"
مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ریٹائرڈ انسپکٹرس	۱۰۰٫۰۰	"
" مسز ضیاء الیس احمد صاحبہ کراچی نمبر ۲۹	۱۰۰٫۰۰	"
مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ	۲٫۰۰	"
مکرمہ خالدہ صاحبہ مکرم صفی الرحمن صاحب	۳٫۰۰	"
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	۷٫۰۰	"
" محمد عبدالقدیر صاحب نت حی احمد	۱۰٫۰۰	"
" نسیم احمد صاحب باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ	۱٫۰۰	"
" نعیم احمد صاحب ربوہ	۵٫۰۰	"
" محمد زکریا صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۱٫۰۰	"
مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ چک ۲۲۶ بہاول نگر	۳۳۰٫۰۰	"
" امۃ الحمید بیگم صاحبہ ایبٹ آباد	۶۰٫۰۰	"
" گلرخ اسعاد صاحبہ	۸٫۰۰	"
مکرم نعیم احمد خان صاحب کراچی نمبر ۲۹	۶۰٫۰۰	"
" نعیم چوہدری صاحب لائل پور	۱٫۰۰	"
مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحمن صاحب کوئٹہ	۱۰٫۰۰	"

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

احباب جماعت توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں خوشی کے مواقع مثلاً نکاح۔ شادی بیٹی بیٹے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان اور مقدمات میں کامیابی وغیرہ وغیرہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر کامیابی پر خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ بطور شکرانہ (تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں) خرچ کرنا چاہئیے۔ کیونکہ یہ کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا عملی نمونہ ہے۔"

پس ہماری جماعت مردوں عورتوں اور بچوں کو چاہئیے کہ اپنی ہر کامیابی اور خوشی کے موقعہ پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

مکرم عبدالشکور خان صاحب ولد مکرم عبدالمنان خان صاحب گول بازار ربوہ کا نکاح عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا بنت مکرم قریشی عبدالمنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب نے ۱۱ر ماہ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۱ر جون ۱۹۷۲ء) کو بعد نماز ظہر مسجد ناصر ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ہمیشہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(محمود احمد چوہدری۔ شمع ریڈیو سنٹر رحمت بازار۔ ربوہ)

انصار توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک جیت ہی نہیں سکتی جب تک کہ وہ ہر وقت اور ہر لحظہ اپنے مقصد کی طرف متوجہ نہ رہے .... جب تک کوئی قوم اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی زندگیاں صرف نہ کر دے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی"

تحریک جدید کے لئے ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو جو ٹارگٹ دیا ہے۔ انہیں اس میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم منیر الدین احمد صاحب ریڈیو مکینک پوسٹ بکس نمبر ۱۱ سکھر سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ ڈاکٹر بدر الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم نے اپنے ترکہ میں (۱) مبلغ ۳۷٫۰۰۰/- ہزار روپے کلیم کی رقم (۲) مکان البدر واقع محلہ دار الصدر غربی بر قبہ دو کنال (۳) قطعات ۱۶ ، ۱۵ ، ۲ ، ۱ واقع دار العلوم شرقی مجموعی رقبہ ۲ کنال ۱۶ مرلے ۱۵۳ فٹ اور (۴) احمد نگر کے پاس چھ کنال زمین زرعی اراضی چھوڑی ہے۔ ان کے بعد میری والدہ صاحبہ بھی وفات پا گئیں انہوں نے اپنے ترکہ میں (۱) تقریباً ۲۲ تولہ کے زیورات (۲) مبلغ ۱۹٫۰۰۰ ہزار روپیہ پر ایک دوست کا مکان گروی لیا ہوا ہے جس میں سے چار ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے اور مبلغ ۱۵٫۰۰۰/- روپیہ اس دوست کے ذمہ ہے۔ مندرجہ ذیل متروکہ جائداد :۔

۱۔ نیا ریفریجریٹر قیمت ۲٫۰۰۰ روپے (۲) ایک ٹیبل فین اندازاً قیمت ۲۰۰ روپے (۳) ایک چھت کا پنکھا اندازاً قیمت ۲۵۰ روپے (۴) مختلف فرنیچر اندازاً قیمت ۱۰۰۰ روپے (۷) ریشمی و سوتی و گرم پارچہ جات و جوتیاں اندازاً قیمت ۲۰۰۰ (۸) بستر و لحاف کمبل و چادریں و تولیے اور پردے وغیرہ اندازاً قیمت ۲٫۰۰۰ روپے (۹) گھر یلو استعمال کے برتن، چولہے، استری، گھڑیاں، COOKER کراکری نعمت خانہ و تصویریں و چارپائیاں حمام و دیگر سامان اندازاً قیمت ۲٫۰۰۰ روپے۔

میرے علاوہ مرحومین کے مندرجہ ذیل وارث ہیں:۔

۱۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ۲۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ

۳۔ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ ۴۔ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ

لہٰذا استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ بالا ہم وارثان میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس امر پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان گمشدہ

میرا بھتیجا محمد رفیع سلم ۲۳ر مئی سے لاپتہ ہے عمر ۱۷½ سال قد تقریباً ۵½ فٹ گندمی نکھرتا ہوا گول چہرہ۔ اگر کسی صاحب کو پتہ ہو تو از راہ انسانی ہمدردی مجھے مطلع کریں۔ اگر عزیز خود پڑھے تو فوراً گھر چلا آئے۔ کیونکہ اس کے دادا جان کی حالت غیر ہے۔ اگر پیسے نہیں تو پتہ لکھے تا اسے پیسے پہنچائے جائیں۔

(بشیر احمد احسن۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول مریا۔ براہ ملکوال ضلع گجرات)

(۲)

میرا چائنا سائیکل نمبر ۹۳۲۲۰۲ ڈبل فریم سیاہ رنگ اچھی حالت میں مورخہ ۲۳/۶/۷۲ کو دوران نماز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ سے کوئی صاحب لے گئے ہیں۔ سائیکل کے پیچھے سرخ رنگ سے انگریزی میں ریاض حسین بی اے الف تحریر ہے۔ جن صاحب کے پاس یہ سائیکل ہو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں اور انعام حاصل کریں۔

(اقتدار حسین۔ الوفار فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت

نائیجیریا کے شہر کابا میں احمدیہ ہیلتھ کلینک کا افتتاح

نائیجیریا میں نصرت جہاں "آگے بڑھو" کی بابرکت سکیم کے تحت تیسرے احمدیہ کلینک کا غیر رسمی افتتاح مورخہ ۱۹ مئی (بروز جمعہ) ۱۹۷۲ء کو کابا (KABBA) میں ہوا۔ الحمد للہ اس کلینک کے انچارج مکرم ڈاکٹر عزیز احمد چوہدری ایم بی بی ایس ہیں۔

اس علاقہ میں طبی سہولتوں کی کمی کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کلینک کھولنے کی منظوری عطا فرمائی تھی۔

۱۹ مئی ۱۹۷۲ء بروز جمعہ غیر رسمی افتتاح کے موقعہ پر ایک مختصر مگر پر رونق تقریب منعقد ہوئی جس میں مقامی چیف ہز ہائی نس ابارو "ABARO" اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اور چیف امام ایس ایم فادل اور چیف آغا اور علاقے کے معززین شامل ہوئے۔ سب سے پہلے انہوں نے کلینک کا معائنہ کیا اور پھر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے چیف امام اور مقامی چیفس نے جماعت احمدیہ کا ان کے علاقہ میں کلینک کھولنے پر شکریہ ادا کیا اور مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنے اور اپنے علاقہ کے لوگوں کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

اس تقریب میں برادرم [illegible] صاحب نے مختصر طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ اور اس کے نتیجہ میں نصرت جہاں سکیم کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ بابرکت سکیم مقامی لوگوں کے فائدہ کے لئے جاری کی گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ یہاں سیکنڈری سکول بھی قائم کیا جائے گا۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب چوہدری نے چیفس اور حاضرین کا اور ان کے تعاون کی پیشکش کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ وہ خدمت خلق کے جذبہ سے لوگوں کی خدمت کریں گے اور اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ بعد میں دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

بھٹو اندرا مذاکرات کا پہلا دور پچاس منٹ تک جاری رہا

شملہ ۲۹ جون۔ برصغیر میں امن قائم کرنے کے لئے ۲۶ برس سے جن مذاکرات کا انتظار تھا کل یہاں مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق تقریباً ۴½ بجے سہ پہر صدر بھٹو اور وزیر اعظم اندرا گاندھی کے درمیان شروع ہوگئے۔ مذاکرات کا پہلا دور پچاس منٹ تک جاری رہا۔ دونوں سربراہوں نے ابتدائی بات چیت میں تصادم اور جنگ کا دور ختم کرنے پر زور دیا اور پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں ایک نئے باب کا آغاز کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

اس سے قبل صدر پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جب اپنی جماعت کے اسی ارکان کے ساتھ چنڈی گڑھ سے ہوتے ہوئے شملہ پہنچے۔ تو وزیر اعظم اندرا گاندھی نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈے پر دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے گئے۔ مختصر تقریبات کے بعد صدر بھٹو اور اندرا گاندھی مقامی گورنر ہاؤس روانہ ہوگئے جہاں مذاکرات کے دوران صدر ذوالفقار علی بھٹو کا قیام رہے گا۔ صدر بھٹو اور ان کے ساتھی بھارتی فضائیہ کے خصوصی ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ چنڈی گڑھ سے یہاں پہنچے۔ ہیلی کاپٹروں پر پاکستان کا ہلالی پرچم لہرا رہا تھا۔ دونوں رہنماؤں نے شام ۴½ بجے اپنی پہلی رسمی بات چیت کو شروع کیا۔

صدر بھٹو اور اندرا گاندھی کے مذاکرات کا پہلا دور نہایت خوشگوار فضا میں شروع ہوا۔ مذاکرات میں صدر کی طرف سے غلام مصطفیٰ جتوئی۔ حیات محمد شیرپاؤ اور عزیز احمد بھی شریک ہوئے۔ جبکہ اندرا گاندھی کے معاونین میں وزیر خارجہ سورن سنگھ خارجہ پالیسی کے منصوبہ بندی کے شعبہ کے چیئرمین مسٹر ڈی پی دھر اور خارجہ امور کے سیکرٹری جنرل ٹی این کول شامل تھے۔

اس سے قبل صدر کا طیارہ جب ۱۲ بج کر ۱۲ منٹ پر چنڈی گڑھ کے ہوائی اڈہ پر اترا تو موسم نہایت خوشگوار اور مطلع صاف تھا۔ صدر جب طیارے سے باہر آئے تو وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ ہماچل پردیش کے گورنر ڈاکٹر ڈی سی پاوک، ہریانہ کے گورنر بی این چکرورتی نے ان کا خیر مقدم کیا۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے اطلاع دی ہے کہ ہوائی اڈہ پر کسی اخبار نویس کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ اور نہ رسمی تقریبات کا اہتمام کیا گیا تھا۔

مکان
کرایہ کے لئے خالی ہے

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں گرامی گراؤنڈ کے سامنے ایک پختہ صاف ستھرا مکان عائشہ منزل کرایہ کے لئے خالی ہے اس میں چار رہائشی کمرے ہیں ایک گیلری۔ برآمدہ۔ باورچی خانہ، دو غسل خانے اور سٹور ان کے علاوہ ہیں۔ پانی اچھا ہے۔ بجلی اور گیس موجود ہے۔ دیواروں صحن اور کمروں کے فرش پر سیمنٹ کا پلستر ہے کوئی حصہ کچا نہیں۔ صاف ستھری رہائش اور اچھے ماحول کے خواہشمند احباب اس کے متعلق مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور برکات منزل محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے معلومات حاصل کریں۔

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت پورا ہوگیا الحمد للہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

بہنوں کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائنس بلاک کا چندہ پورا ہوگیا ہے اس سلسلہ میں جن عہدیداروں نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے ان کی دلی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور سب چندہ دہندگان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب عہدیداران لجنات اس مد کا چندہ لینا بند کر دیں۔ سوائے اس کے کہ اس مد کا وصول شدہ چندہ ان کے پاس پڑا ہو تو وہ فوراً بھجوا دیں نیز کسی بہن کے ذمہ اگر بقایا ہو تو وہ بھجوا دیں۔ میرے گزشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد کا چندہ وصول ہوا ہے۔ ایک سو چالیس نام سائنس بلاک پر کندہ کروائے جا چکے ہیں۔ باقی نام عنقریب کندہ کروا دیئے جائیں گے۔

۱۔ محترمہ نصرت آرا صاحبہ راولپنڈی	۲۵؍۰۰	روپے
۲۔ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد منیر صاحب امریکی یالاگو	۳۰۰؍۰۰	"
۳۔ حیات بی بی صاحبہ، اہلیہ اول جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب	۳۰۰؍۰۰	"
۴۔ سرور سلطانہ صاحبہ بیگم مولوی عبدالمالک خان صاحب ربوہ	۳۰۰؍۰۰	"
۵۔ لجنہ لطیف نگر تھرپارکر	۵؍۰۰	"
۶۔ لجنہ ملتان	۲۵؍۰۰	"
۷۔ مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ شیخ نعمت اللہ صاحب ملتان	۲۵؍۰۰	"
۸۔ رفیعہ بیگم صاحبہ بیگم گل محمد صاحب "	۲۵؍۰۰	"
۹۔ ناصرہ صاحبہ بنت میاں گل محمد صاحب "	۲۰؍۰۰	"
۱۰۔ طالبات جامعہ نصرت ربوہ	۹۰؍۰۰	"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵-۶-۷ اخاء/اکتوبر بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کے لئے ۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش مطابق ۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ مجالس اور خدام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)